السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کونسا مسلک تھا اور لوگ کس مسلک کے پابند تھے ؟ اس کی وضاحت کریں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

دورِ حاضر میں امت مسلمہ میں جو کھینچاتانی اور تفرقہ بازی، ضد وہٹ دھرمی اور شخصی نسبتیں اور تصوف کے مختلف سلسلے جیسے قادری، سہرورد، نقشبندی، سیفی، مجدی وغیرہ دھڑے بندیاں اور فقہی مسالک جیسے حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، ظاہری وغیرہ موجود ہیں ۔ یہ سلسلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک اور عہدِ مسعود میں نہیں تھے ۔ ان کا نام ونشان تک نہ تھا ۔ آج امت میں دو طرح کی گروپ بندیاں ہیں ۔ ایک وہ فرقے جن میں الحاد گھسا ہوا ہے ۔ یہ زیادہ تر منکرین حدیث ہیں اور قرآنی آیات کی بھی اپنی من پسند تاویل کرتے ہیں ۔ دوسرے وہ جو اپنے اپنے امام کی تقلید پر قائم ہیں ۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انسانیت کی رہنمائی کیلئے مبعوث کیے گئے تھے اور لوگوں کو صرف کتاب وسنت کی تعلیم دیتے تھے ۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ٢ ...الجمعة

''اللہ تعالیٰ ہی وہ ذات ہے جس نے ان پڑھوں میں ایک رسول انہی میں سے مبعوث فرمایا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب وحکمت سکھاتا ہے اور وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے ۔ " (الجمعة : ٢)

اس طرح کی کئی ایک آیات قرآن مجید میں موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انسانیت کیلئے راہبر اور امام اعظم بنا کر بھیجے گے تاکہ انسانیت کو ضلالت وگمراہی اور کفر وشرکت سے نکال کر نور انیت اور رشد وہدایت کی طرف لائیں ۔ بدعات اور رسوم ورواج سے ان کا تزکیہ کریں ۔ اللہ تعالیٰ کے پیارے اور آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے نصاب تعلیم کتاب وسنت رکھا ۔ حکمت سے مراد تقریباً تمام مفسرین نے سنت نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے ۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طریقہ کار اور منہج دو چیزیں ہی تھیں ۔ وہ قرآن مجید کے ساتھ ساتھ حدیث نبوی کو مدرسہ عمل سمجھتے تھے ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو ترک کرنا گمراہی وضلالات سمجھتے تھے ۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے میں کوئی بھی شخص کسی دوسرے شخص کا مقلد نہیں تھا ۔ بلکہ وہ براہ راست کتاب وسنت پر عمل پیرا تھے اور تقلید سے منع کیا کرتے تھے ۔ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ :

"أما العالم فإن اہتدی فلا تقلدوہ دینکم"

عالم اگر راہِ راست پر بھی ہو تو اس کی اپنی دین میں (ذاتی آراء کی) تقلید نہ کرو ۔ ملاحظہ ہو (جامع البیان العلم ٢/ ١١١)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ آپ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی ملت پر ہیں ؟ تو انہوں نے جواب دیا نہیں !

"ولا علی ملة عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ أنا علی ملة رسول اللہ علیہ وسلم"

اور نہ ہی سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی ملت پر ہوں، میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت پر ہوں ۔ (حلیة الاولیاء ٣٢٩/ ١١)

معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مقلد نہ تھے بلکہ وہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے لئے مشعل راہ سمجھتے تھے ۔ اسی طرح تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین اور محدثین تقلید سے منع کیا کرتے تھے اور کتاب وسنت کی پیروی کا حکم دیا کرتے تھے ۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو فتاویٰ ابن تیمیہ ٢٠/ ١٠' ٢١١ وغیرہ ۔

شاہ ولی اللہ رحمتہ اللہ علیہ کی تحقیق کے مطابق چوتھی صدی ہجری سے پہلے لوگ کسی خاص مذہب کے مقلد نہ تھے ۔ فرماتے ہیں :

"اِعلم أن الناس کانوا قبل المائة الرابعة غیر مجتمعین علی التقلید الخالص لمذہب واحد بعینہ "

واضح رہے کہ چوتھی صدی ہجری سے پہلے کسی خاص مذہب کی تقلید پر لوگوں کا اجماع نہیں تھا ۔

معلوم ہوا کہ فرقہ بندیاں، شخصی نسبتیں اور مختلف مکاتب فکر جس طرح آج امت مسلمہ میں پائے جاتے ہیں، عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور عہد صحابہ میں اس کا وجود نہیں تھا ۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیئے کہ وہ اپنے تمام مسائل میں کتاب وسنت کی طرف رجوع کرے اور کسی بھی فرقے کا پابند نہ ہو ۔ صرف اور صرف اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے راستے کو ہی اپنے لئے کامیابی کی راہ تصور کرے ۔

ہاں ! البتہ کوئی گروہ اگر اسی بیان کردہ مسلک یعنی صرف کتاب وسنت پر چل رہا ہے اور امتیاز کیلئے کوئی بھی اچھا نام اس کا مشہور ہو گیا ہے، چاہے وہ اہلسنت کہلاتے ہوں، اہلحدیث، سلفی یا انصار السنة تو ایسے لوگوں کو نہ فرقہ کہا جائے گا اور نہ ان کے ساتھ وابستگی غلط ہو گی کیونکہ فرقہ وہ ہوتا ہے جو اپنے اصل سے ہٹ جائے اور جو اصل پر قائم ہو، وہ فرقہ نہیں ہوتا اور اگر کسی فرقہ کی نسبت ہی غلط ہو، وہ کسی شخصیت اور امام کی طرف منسوب ہو جیسے حنفی، شافعی، مالکی، قادری، چشتی وغیرہ تو یہ شخصی نسبتیں اسلام میں جائز نہیں ۔ اسی طرح اگر کوئی گروہ علاقے کی طرف منسوب ہو تو علاقائی نسبت اختیار کرنا بھی اسلام میں جائز نہیں جیسے بریلوی، دیوبندی وغیرہ ۔ امتیازی نسبت بھی

صرف وہی ہونی چاہیئے جواسلام کے صحیح مسلک کوظاہر کرتی ہو۔ اول توبات یہ ہے کہ ہماری بڑی نسبت مسلمان کہلانا ہے اوریہ امتیازی نسبتیں اختار کرنے کی مجبوری ہوتی ہے جہاں اسلام کانام لینے والے بہت سے فرقے موجود ہوں یہ کسی طرح ممکن نہیں کہ سب فرقے صرف مسلمان کہلائیں اوران کی کوئی اضافی نسبت نہ ہو۔ اگرکوئی گروہ اپنی اضافی نصبت نہیں اختیار کرے گا تولوگ خودہی پہچان کےلئے الگ الگ عقائدونظریات کے لوگوں کو کوئی نہ کوئی نام دے لیں گے اور عملاً بھی یہی صورت حال ہے کہ جولوگ صرف مسلمان کہلانے کے عادی تھے ، لوگوں کی پہنچان کیلیئے ان کے نام رکھ دیئیے ۔ کوئی پرویزی کہلاتا اور کوئی مسعودی ۔ اسلام کانام لینے والی دنیا میں ایک بھی ایسی جماعت نہیں جس کا مخصوص امتیازی نام نہ ہو۔ اس لئے ہمارا حق یہ ہے کہ صرف کتاب وسنت پر چلیں اورایسے گروہ کے ساتھ چلیں جواسی مسلک کا حامل ہو۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اوران کا حل

ج1

محدث فتویٰ